شذرات

جدید اور قدیم فکر رکھنے والوں کے افتراق کا عام باعث یہ دیکھا گیا ہے کہ جدت پسند لوگ مذہبی خیال والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مذہبی بحثوں میں لڑتے جھگڑتے ہوئے دیکھتے ہیں اور یہ مذہبی تعصب اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ مختلف ادیان ماننے والوں کو چھوڑ کر اگر ایک ہی دین کے ماننے کو دیکھا جائے تو ان کا اختلاف اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے کو بھی ناجائز اور حرام تصور کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوی سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایک دور میں تو ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ایک گروہ کا اگر کوئی فرد دوسرے گروہ والوں کی مسجد میں نماز پڑھتا تھا اور وہ عالم ہوتا تھا تو اس کو دھویا کرتے تھے۔ اس افتراق کا نوجوانوں پر اثر انداز ہونا لازمی تھا، اس لئے دین ملا فی سبیل اللہ جیسے مقولے لوگوں میں مشہور ہو گئے آگے چل کر سیاست نے ان کو کچھ متحد بنایا مگر ساتھ ہی دل میں بغض و عناد کی آگ بھڑکتی رہی اس لئے سیاست سے بھی کوئی صحیح اصلاح نہ ہوئی۔ اس سے انسانیت کے اعلیٰ دین کو بھی نقصان پہنچتا رہا اور الحاد اور لادینیت کے پھیلنے کو موقع ملتا رہا۔ اس سلسلہ میں اگر دونوں فریق جن کے تلمذ کا سلسلہ شاہ ولی اللہ صاحب پر پہنچتا ہے، شاہ صاحب کی فکر اور فلسفہ کی طرف توجہ کرتے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی، شاہ صاحب کی شخصیت کا بڑا کمال ملت کے اختلاف کو دور کرنا اور نزاعی مسائل میں تطبیق دے کر ان کو ایک دوسرے کے قریب لانا ہے۔ اور تو اور لیکن شاہ صاحب اس معاملہ میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ تمام مذاہب اور ادیان کی اصل بھی ایک مانتے ہیں، اختلاف اگر ہے تو شرائع اور مناہج میں ہے۔

قرآن حکیم میں وارد ہے :- شرع لکم من الدین - الآیۃ :

ترجمہ : اس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ٹھہرایا ہے جس پر چلنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا - اور اے پیغمبر! تمہاری طرف بھی ہم نے اسی راستہ کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس پر تفرقہ نہ ڈالنا حضرت مجاہد نے اس آیت کی تفسیر اور معنی یہ کہے ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تم کو اور ان کو ایک ہی دین کی وصیت کی ہے -

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ آلایہ -

ترجمہ : اور یہ تمہاری امت خدائی گروہ ہے اور اصل دین کے اعتبار سے ایک ہی گروہ ہے اور ہم ہی تم سب کے پروردگار ہیں تو تم ہم سے ڈرتے رہو - پھر لوگوں نے آپس میں پھوٹ کرکے اپنا اپنا دین جدا کرلیا اور جو دین جس فرقہ کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہے یعنی تمہاری ملت اور تمہارا دین وملت اسلام ہے اور یہود، مشرکین اور نصاریٰ نے اس میں پھوٹ ڈال دی -

تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا -

اور ہم نے وقتاً فوقتاً تم میں سے ہر ایک کے لئے شریعت اور طریقہ خاص ٹھہرایا - اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں شریعت اور منہاج کے معنی راہ اور طریقہ کے ہیں -

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : لکل امۃ جعلنا منسکا ھم ناسکوہ - ہم نے ہر ایک امت کے لئے عبادت کے طریقہ قرار دیئے کہ وہ ان پر چلتے رہیں یعنی ان کے لئے شریعت اور راہیں مقرر کردیں کہ وہ ان پر عمل کریں اور چلیں -

ان آیات کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں :- کہ اصل دین ایک ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس پر متفق ہیں کہ خدا کو ایک مانا جائے، اسی کی عبادت کی جائے اور اسی سے ہر قسم کی اعانت اور امداد طلب کی جائے اور جو امور اس بارگاہ کے مناسب نہ ہوں ان سے ان کو منزہ اور پاک مانا جائے - اس کے اسماء اور ناموں میں الحاد کو حرام سمجھا جائے اور یہ مانا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنی کتاب نازل فرمائے اور لوگوں پر اس کی اطاعت و فرمانبرداری فرض گردانے اور اس پر تمام متفق ہیں کہ قیامت حق ہے -

مرنے کے بعد زندہ ہونا حق ہے، جنت و دوزخ حق ہے، اسی طرح تمام انبیاء کرام "بر" یعنی نیکی کے اصولی اقسام پر بھی متفق ہیں۔ مثلاً طہارت و پاکی، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نفل طاعات و عبادات دعا، ذکر الٰہی، خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کی تلاوت وغیرہ اعمال کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کیا جائے اور اسی طرح تمام انبیاء کرام نکاح کی ضرورت، زنا کی حرمت، عدل و انصاف قائم کرنے، ظلم و جور کی حرمت، عاصی مجرم پر حدود الٰہیہ جاری کرنے خدا کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرنے، اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین کی اشاعت میں سعی و کوشش کرنے پر متفق ہیں اور یہی سبب ہے کہ قرآن حکیم نے ان امور کو پیش کرتے ہوئے ان کے ثبوت میں دلائل اور حجتیں پیش نہیں کیں۔ اور اگر کہیں کچھ بحث و استدلال سے کام لیا ہے تو شاذ و نادر۔ کیونکہ یہ امور ان لوگوں کے نزدیک جو قرآن کے مخالف تھے بطور مسلمات کے تھے اور اگر اختلاف تھا تو صرف امور کی صورتوں اور شکلوں میں تھا۔ پھر لکھتے ہیں کہ وہ خاص خاص صورتیں اور مخصوص ہیئتیں جن پر مختلف قسم کی نیکیوں اور تدابیر نافعہ و معاش اور ان امور معاشرت کی آسانیوں اور سہولتوں کی عمارت قائم کی جاتی ہے انہی کا نام شریعت اور منہاج ہے۔

یہ تو حال ہے مختلف ادیان کا۔ دین و اسلام کے ماننے والوں کی تو حالت ہی مختلف ہے۔ ان میں باہمی قرب کے وسائل اور ذرائع زیادہ ہیں۔ ارکان اسلام میں اتفاق ہے اگر بعض مسائل میں اختلاف بھی ہے تو وہ یا تو فقہی استنباط کے اختلاف پر ہے یا تقلید اور عدم تقلید کی بنا پر ہے اور یہ اختلاف کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے۔ ان سب کو اہل السنت کہا جاتا ہے چاہے وہ مقلد ہوں یا غیر مقلد، اور اگر مقلد ہوں تو ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا مقلد ہوں۔ فی الحقیقت یہ کوئی حقیقی اختلاف نہیں۔ دوسرے مشارب کو دیکھا جائے تو پھر بھی شاہ صاحبؒ کے طریقہ پر نزاع ختم ہو سکتا ہے۔ آج کا دور اس کا متقاضی ہے کہ اختلافات کو ختم کرکے دین متین کی اصل صورت کو لے کر آگے بڑھیں۔

وما علینا الا البلاغ